السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

:ایک حدیث ہے

((مَنۡ قَامَ لَیۡلَۃَ الۡقَدۡرِ اِیۡمَانًا وَّاِحۡتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِہٖ ۔))

جس آدمی نے لیلۃ القدر کا قیام کیا ایمان سے اور ثواب کی نیت سے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے ۔ ‘‘2’’

(رات کے قیام سے کیا مراد ہے ؟ (عبدالغفور شاہدرہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

:لیلۃ القدر کے قیام میں صلاۃ اللیل شامل ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

{قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا o}

(رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہوجاؤ، مگر کم ۔ ‘‘(المزمل :۳، ۲’’

:نیز فرمایا

[اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی مِنۡ ثُلُثَیِ الَّیۡلِ وَنِصۡفَہٗ وَثُلُثَہٗ وَطَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیۡنَ مَعَکَ وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیۡلَ وَالنَّھَارَ عَلِمَ اَنۡ لَّنۡ تُحۡصُوۡہُ فَتَابَ عَلَیۡکُمۡ فَاقۡرَئُوۡا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الۡقُرۡآنِ ط} [المزمل :۳، ۲}

’’تیرا رب بخوبی جانتا ہے کہ تو اور تیرے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتے ہیں اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے وہ (خوب) جانتا ہے کہ تم اوقات کا ٹھیک شمار نہیں کرسکو گے، پس اس نے تم پر مہربانی کی، لہٰذا پڑھو، نماز جس قدر پڑھنا تمہیں آسان ہو۔‘‘

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02ص439

محدث فتویٰ